٥٥

٩٣١/١/٣
٩٢/٣/١٣

Date:

استفتاء

کیا فرماتے مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں
صورت مسئلہ حسب ذیل ہیں

ایک گاؤں والوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہم اس شخص کو نہ نماز جنازہ پر پڑھینگے اور نہ اسکو ضرورت کی کوئی چیز دینگے: اور ضرورت کی چیزوں میں مثلاً کلہاڑی اور برتن وغیرہ: اور نہ اسکو خیرات وغیرہ دینگے اور اسکی نماز جنازہ نہ پڑھانے کی وجہ اور اسکو ضرورت کی چیز نہ دینے کی وجہ یہ ہیں کہ یہ شخص اپنے گاؤں والوں کیساتھ چراگاہ اور زمین کی حدود کا حفاظت نہیں کرتا ہیں کیا یہ جائز ہوگا یا نہیں: آیات قرآنی اور احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں

دوسرے مسئلہ یہ ہیں
کہ بیٹے نے باپ سے کہا یعنی والد سے کہ اپنے بھائی کو یعنی میری چچا کو الگ کرو اگر الگ نہیں تو میری بیوی مجھ پر طلاق ہے اور میں آپ سے الگ ہو جاؤنگا: لیکن اسکی والد نے اپنے بھائی کو الگ نہیں کیا اور نہ بیٹا باپ سے الگ ہوا: تو آیا اسکی بی بی کو طلاق فوراً واقع ہوگی یا نہیں اور یہ کونسے طلاق ہیں خوب واضح کریں

٢٤ - ١٢ - /١٤٣٠ھ

نام نصیب اللہ بن حاجی احمد جان درجہ دورہ حدیث
٠٣٠٨-٣٨٣٣٨٦٥

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ: مستفتی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ چراگاہ سے مراد گاؤں کی زمین جو غیر آباد پڑی ہیں اور وہاں کسی کو آنے، بکریاں وغیرہ چرانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ضروریات

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں گاؤں والوں کی جو مشترکہ زمین ہے اگر اس کی حفاظت وغیرہ میں مذکورہ شخص شریک نہیں ہوتا تو اس بناء پر اھلیان گاؤں کا اس شخص سے بائیکاٹ کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس چراگاہ میں اگنے والی گھاس وغیرہ بحکم شریعت ہر عام وخاص کا حق ہے، ھاں اگر اس چراگاہ وغیرہ کو باڑھ یا دیوار وغیرہ سے بند کر لیا جائے تو اور بات ہے، لہذا مذکورہ چراگاہ وغیرہ سے اگر کوئی شخص نفع حاصل کرے تو اس کو روکنا درست نہیں، اور اس صورت میں اگر کوئی شخص ان کے ساتھ اس عمل میں شریک نہیں ہوتا تو اس سے قطع تعلق کرنا جائز نہیں، اور اس سے متعلقہ حقوق کی ادائیگی اھلیان گاؤں کے ذمہ لازم رہے گی مثلاً سلام کا جواب، بیماری کے وقت عیادت، وفات کے وقت نماز جنازہ وغیرہ

المسلمون شركاء في ثلاث: في الماء والكلاء والنار (وحكم الكلاء كحكم الماء فيقال للمالك: اما أن تقطع وتدفع إليه والا تتركه ليأخذ قدر ما يريد) ......

......ثم الكلام في الكلاء على أوجه ...... وهو ما نبت في ارض مملوكة بلا إنبات صاحبها وهو كذلك إلا أن لرب الأرض المنع من الدخول في ارضه، وأخص من ذلك وهو أن يحتش الكلاء أو أنبته في ارضه فهو ملك له وليس لأحد أخذه بوجه لحصوله بكسبه ذخيره وغيرها، ملخصاً.

(الدر مع الرد: كتاب احياء الموات، فصل في الشرب، ١٠/١٨، ١٩، رشيدية)

وعن ابي ايوب رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال، يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام". وتحت هذا الحديث قال ملا علي القاري رحمه الله: وأجمع العلماء على أن من خاف من مكالمة أحد وصلة ما يفسد عليه دينه أو يدخل مضرة في دنياه يجوز له مجانبته وبعده، يعني فيما يكون بين المسلمين من عتب موجودة أو تقصير يقع في حقوق العاشرة والصحبة دون ما كان من ذلك في جانب الدين.

(مرقاة المفاتيح: كتاب الآداب، باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات الفصل الاول، رقم الحديث، ٥٠٢٧، ٨/٧٥٧، ٧٥٩، رشيدية).

Scanned by CamScanner

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: للمؤمن على المؤمن ست خصال: يعوده إذا مرض، ويشهده إذا مات، ويجيبه إذا دعاه، ويسلم عليه إذا لقيه، ويشمته إذا عطس، وينصح له إذا غاب أو شهد.

(مشكوة المصابيح، كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الأول، ۳/۱۶۱، دار الكتب العلمية)

۲ ـــــ صورتِ مسئولہ میں جب سائل نے اپنی بیوی کی طلاق کو معلق کیا ہے تو جب تک شرط نہ پائی جائے اس وقت تک اس کی بیوی کو طلاق نہیں پڑے گی، اور شرط کے پائے جانے کا وقت مبتلیٰ بہ کے والد کی حیات کی بقاء تک ہے لہٰذا جب اسکے والد کی وفات ہوگی اس وقت تک اگر اس کے والد نے اپنے بھائی کو گھر سے نہ نکالا تو انتقال ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائیگی، طلاق سے بچاؤ کیلئے باپ کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کو الگ کردے بہر صورت بیٹے کو چاہیے کہ اپنے اس فعل پر توبہ کرے، کیونکہ یہ قطع تعلقی سے متعلق ہے، جس پر بہت سی وعیدیں وارد ہوئی ہیں

حلف (ليأتينه) فهو أن يأتي منزله أو حانوته لقيه أم لا، (فلو لم يأته حتى مات) أحدهما (حنث في آخر حياته) وكذا كل يمين مطلقة. أما المؤقتة فيعتبر آخرها، فإن مات قبل مضيه فلا حنث ... ولو قيدها بوقت فمضى قبل الفعل حنث إن بقي الإمكان وإلا بأن وقع اليأس بموته أو بفوت المحل بطلت يمينه كما مر في مسألة الكوز، زيلعي

(رد المحتار: كتاب الأيمان، مطلب حلف لا يخرج إلى مكة ونحوها، ۵/۷۰، ومطلب حلف ليفعلنه كذا مرة، ۵/۷۱، دار المعرفة، بيروت)

(حاشية الطحطاوي على الدر: باب اليمين في الدخول ... الخ ۲/۳۴۱، دار المعرفة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، كراتشي
۲۶/۱/۳۱ھ

الجواب صحیح
[signature]
۲۹/۱/۳۱ھ

الجواب صحیح
[signature]
۲۶/۱/۱۴۳۱ھ

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)